



## نبی ﷺ پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مارو

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مارو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ: تو ہم میں سے کوئی اسے اپنے ہاتھ سے، کوئی اپنے جوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے مار رہا تھا جب وہ (مار کھاکر) جانے لگا تو لوگوں میں سے کسی نے کہا: اللہ تجھے رسوا کرے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس طرح مت کہو، اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو“  
[صحیح] [اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے]

حدیث کا معنی: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی ﷺ کو پاس ایک آدمی کو لے کر آئے جس نے شراب نوشی کی تھی آپ ﷺ نے اسے مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اسے مارا ان میں سے کچھ نے اسے مارنے کے کسی دوسرے آلہ کے استعمال کے بغیر خالی اپنے ہاتھ سے مارا، تو کسی نے اسے اپنے جوتے سے مارا اور یہ اسے عبرتناک سزا دینے کے طور پر تھی، اور کسی نے اسے اپنے کپڑے سے مارا جبکہ انہوں نے کوڑے کا استعمال نہیں کیا جو کہ مارنے سے متعلق شرعی حد (کے نفاذ) کا آلہ ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ بیس آدمیوں کو حکم دیا تو ان میں سے ہر ایک نے اسے چھڑی اور جوتے سے دو دو ضرب لگائے اس سے اس بات کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ کوڑوں کی تعداد چالیس ہے، اور خلفائے راشدین سے اس پر جو اضافے وارد ہوئے و بطور تعزیر ہے جو امام وقت (حاکم) کی صوابدید پر منحصر ہے پھر جب لوگ اسے مارنے سے فارغ ہو گئے تو ان میں سے کسی نے اسے یہ بددعا دی کہ: ”اللہ تجھے رسوا کرے“ یعنی اسے رسوائی کی بددعا دی، جس کا مطلب لوگوں کے بیچ ذلت و خواری، اہانت و حقارت اور فضیحت و رسوائی ہے اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! اس طرح مت کہو، اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو“ کیونکہ جب لوگ اسے ذلت و رسوائی کی بددعا دیں گے تو بسا اوقات ان کی بددعا قبول ہو سکتی ہے، تو اس طرح شیطان اپنی مراد کو پہنچ جائے گا اور اس کا مقصد پورا ہو جائے گا نیز اس لیے تاکہ گناہ گار سے نفرت نہ کی جائے جبکہ اس پر حد کا نفاذ ہو چکا ہے

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/3262>



النجاة الخيرية  
ALNAJAT CHARITY

